خطبہ نمبر ۱

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے ۔

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۲۹۹

ایڈیٹر نسیم سیفی

ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۳ | سوموار ۲۰ رجب ۱۴۱۴ھ ، ۳ صلح ۱۳۷۳ ہش ، ۳ جنوری ۱۹۹۴ء

تقویٰ سلامتی کا تعویز ہے

قرآن کریم میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کی قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں سلامتی کا تعویز ہے اور ہر ایک فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے حصن حصین ہے '

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نیک کاموں کی طرف لوگوں کو بلائیں اور خود نیک کام کریں

بدیوں سے دنیا کو روکیں اور خود بدیوں سے رکنے کی کوشش کریں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلنے والی ہوائیں اب جھکڑ بن رہی ہیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۱۷۔ تبوک ۱۳۷۲ ہش (۱۷۔ ستمبر ۱۹۹۳ء) کا مکمل متن

(خطبہ کا یہ مکمل متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

" آج کے جمعے کے دن کچھ ایسے اجتماعات ہیں جن کے ذکر کے متعلق مجھ سے خواہش کا اظہار کیا گیا ہے۔ سب سے اول مجلس انصار اللہ یو کے کا سالانہ اجتماع آج یعنی ۱۷ ستمبر کو شروع ہو رہا ہے۔ (اللہ نے چاہا تو) تین دن جاری رہے گا اور صدر صاحب انصار اللہ نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا ہے کہ چونکہ کثرت سے انصار نے یہاں سے اسلام آباد جانا ہے جہاں یہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے اس لئے آج جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز بھی اکٹھی پڑھا دی جائے۔

مجالس انصار اللہ ضلع تھرپارکر، ضلع پشاور اور ضلع گوجرانوالہ کے سالانہ اجتماعات بھی ۱۶ اور ۱۷ ستمبر کو منعقد ہو رہے ہیں یعنی آج۔ اور مجالس انصار اللہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ و ضلع مظفر آباد اور ضلع جھنگ کے سالانہ اجتماعات بھی آج ۱۷ ستمبر کو منعقد ہو رہے ہیں، مجالس انصار اللہ ضلع راجن پور، ضلع بہاولنگر ضلع بہاولپور کے سالانہ اجتماعات کل ۱۶/ ستمبر سے شروع ہو چکے ہیں اور آج بھی جاری رہیں گے۔ ان سب کے لئے جو پیغام آج میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس کا تعلق اس آیت کریمہ سے ہے جو میں نے ابھی تلاوت کی تھی (تم وہ بہترین امت ہو جو دنیا کی بھلائی کے لئے پیدا کی گئی ہے) اس آیت سے متعلق میں پہلے بھی مختلف خطبات میں روشنی ڈال چکا ہوں۔ لیکن آج پھر اس کے ایک پہلو کو خاص طور پر آپ کے سامنے رکھوں گا۔

بھلائی کے لئے پیدا کی گئی قوم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم بہترین امت ہو یعنی جب سے دنیا میں خدا تعالیٰ نے مذاہب کا آغاز فرمایا ہے اور امتوں کو دنیا کی بھلائی کے لئے نکالا ہے (۔) سب امتوں سے بہتر تم ہو (۔) جو بنی نوع انسان کی خاطر ان کی خدمت کے لئے، ان کی بھلائی کی خاطر کھڑی کی گئی ہے۔ اور اس بھلائی کی تعریف یہ ہے کہ (۔) تم نیکی کا حکم دیتے ہو (۔) اور بدیوں سے روکتے ہو (۔) اور اللہ پر ایمان لاتے ہو (۔) اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا (۔) کچھ ان میں ایسے ضرور ہیں جو ایمان والوں میں شمار ہو سکتے ہیں لیکن بھاری اکثریت ایسی ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ یعنی اپنے دین کی چار دیواری کے اندر رہتے ہوئے بھی ان کی اکثریت ایسی ہے جن کا کوئی ایمان نہیں۔ لیکن چند ایک ایسے ضرور ہیں اور ہر مذہب میں ہوتے ہیں جو صاحب ایمان کہلا سکتے ہیں۔

اس آیت میں جو نکتہ خصوصیت سے میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ اس کی ترتیب ہے۔

قرآن کریم آپ جہاں جہاں بھی ایمان کا ذکر پڑھیں گے ایمان کا ذکر پہلے کرتا ہے اور عمل صالح کا بعد میں کرتا ہے۔ یہاں ترتیب بدل گئی ہے۔ یہاں فرمایا ہے (۔) تمہارے بہترین ہونے کی خصوصیت کے ساتھ نشانی یہ ہے۔ تمہاری امتیازی شان یہ ہے کہ تم لوگوں کو معروف کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

تو جہاں تک مرتبے کا تعلق ہے ایمان کا مرتبہ بہرحال پہلے ہے جب ترتیب بدلی جائے تو ضرور اس میں کوئی حکمت پیش نظر ہوتی ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ وہ کیا حکمت ہے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے نیکی کے عام کاموں کا ذکر پہلے فرمایا اور ایمان کا ذکر بعد میں کیا؟

اس ضمن میں یاد رکھنا چاہئے کہ نیکی کے عام کام جو بنی نوع انسان کی بھلائی سے تعلق رکھتے ہیں اس میں نہ صرف یہ کہ سب مذاہب والے کسی نہ کسی حد تک شامل رہتے ہیں بلکہ بعض صورتوں میں مسلمانوں سے آگے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ مثلاً خدمت خلق کے کام جتنا عیسائی قومیں کر رہی ہیں۔ بدنصیبی ہے کہ آج عالم اسلام کو وہ توفیق نہیں مل رہی۔ اس سے بڑی بدنصیبی کیا ہو گی کہ اپنے مسلمان بوسنین بھائی جو گھر سے بے گھر ہوئے ان کو پناہ دینے والے بھی وہی ہیں جن کی ظالمانہ عدم دلچسپی سے وہ لوگ اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور ہوئے اور عالم اسلام کو یہ توفیق نہیں ملی کہ ان کی خدمت کر سکے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

پس خدمت کے کاموں میں مسلمانوں کا کوئی ایسا امتیاز نہیں ہے کہ جس میں دوسرے شریک نہ ہوں۔ اسلام جب اپنی اعلیٰ حالت پر تھا اس وقت خدمت کے ہر کام میں مسلمان سب دوسری قوموں سے بڑھ چکے تھے تبھی ان کو خیر امت فرمایا گیا کیونکہ اگر خدمت کے کسی کام میں بھی دوسرے آگے بڑھتے تو مسلمان اس پہلو سے خیر امت نہیں کہلا سکتے تھے۔

پس یاد رکھیں کہ خیر امت میں اعلیٰ مرتبہ جس کی خدا توقع رکھتا ہے وہ بیان ہوا ہے (-) خدا یہ توقع رکھتا ہے کہ (-) خدمت خلق کے کاموں میں سب سے آگے ہو اور سب قوموں کی بھلائی تم سے وابستہ ہو۔ لیکن چونکہ یہ ضروری نہیں کہ ہر حال میں (-) یہ اعلیٰ مقصد پورا کر سکیں یا ان توقعات پر پورا اتریں۔ اس لئے عام دنیا کا جو حال ہے وہ ہم اسی طرح دیکھتے ہیں کہ ایمان والی قوموں میں نسبتاً کم ایمان والی بعض دفعہ خدمت کے کاموں میں آگے بڑھ جاتی ہیں اور بعض دفعہ بے ایمان قومیں بھی خدمت کے کاموں حصہ لیتی ہیں تو جو عام چیز ہے اور جو بنی نوع انسان میں مشترک ہے اس کا یہاں بیان ہے اور اس میں سے بھی وہ چیز چنی گئی ہے جو جسمانی خدمت کی بجائے روحانی اور اخلاقی اور قومی اقدار کے لحاظ سے خدمت کہلا سکتی ہے۔ جو بالا اور افضل خدمت ہے۔

ایک غریب کو روٹی کھلا دینا بھی اچھی بات ہے لیکن روٹی کھلانے کی تلقین کرنا جس کے نتیجے میں صاحب حیثیت قومیں غریبوں کی طرف توجہ کریں یہ سب سے افضل بات ہے کیونکہ اگر نصیحت کے ذریعے آپ لوگوں کے مزاج بدل دیں ان کی اقدار میں پاک تبدیلیاں پیدا کر دیں' ان کو نیک کاموں کی طرف مائل کر دیں تو آپ کی ذاتی توفیق جو بہت تھوڑی ہو سکتی ہے اس توفیق میں ان سب قوموں کا حصہ شامل ہو جائے گا جو صاحب توفیق ہیں۔

اب احمدی اپنی تعداد کے لحاظ سے اتنے تھوڑے اور اپنے مالی وسائل کے لحاظ سے اتنے محدود ہیں کہ اگر یہ چاہیں بھی تو دنیا کی بھوک دور نہیں کر سکتے۔ دنیا کا ننگ مٹا نہیں سکتے۔ ننگے بدن کو کپڑا نہیں پہنا سکتے۔ خود بوسنیا کی ذمہ داریاں اتنی زیادہ ہیں کہ اپنے دل کی طمانیت کی خاطر حسب توفیق کچھ نہ کچھ ضرور کر رہے ہیں لیکن جو عظیم ضرورت ہے اس کے مقابل پر وہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ نہ ہو سکتا ہے تو اس کا متبادل یہ ہے اور بہتر متبادل کہ جو کچھ توفیق ہے وہ ضرور کرو لیکن توجہ اس بات کی طرف دو کہ دنیا کو بتاؤ کہ ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور ان کو کیا کرنا چاہئے۔

اہل بوسنیا کے لئے دنیا کو متوجہ کیا گیا

(-) تم معروف کا حکم عام کرو۔ اسی ہدایت کے پیش نظر یعنی (کلام الہی) کی اس تعلیم کے پیش نظر میں نے کثرت کے ساتھ ساری دنیا کی جماعتوں کو اس طرف متوجہ کیا کہ وہ دن رات خطوط کے ذریعے رابطوں کے ذریعے۔ اخباروں میں کالم لکھوا کر اور بڑے بڑے لوگوں کو ذاتی طور پر مل کر متوجہ کر کے یہ احساس بیدار کریں کہ آج کی تاریخ میں ایک معصوم قوم پر حد سے زیادہ ظلم ہو رہا ہے اور اگر آج کے انسان نے اس سے آنکھیں بند رکھیں تو کل وہ ضرور اس جرم کی پاداش میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنے گا اور اس سزا سے بچ نہیں سکتا۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ بڑی بڑی قوموں کی طاقت ہے ان کے بغیر ہم کیا کر سکتے ہیں مگر امر بالمعروف میں بہت بڑی طاقت ہے۔ امر بالمعروف میں جتنی طاقت ہے دنیا کی کوئی اور طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اگر امر بالمعروف کو عام کیا جائے اور تمام زبانوں پر یہ بات جاری ہو جائے کہ ظلم ہو رہا ہے اور ہم نہیں برداشت کریں گے یا نہیں پسند کریں گے تو اس کا نفسیاتی دباؤ بڑی طاقتور قوموں پر اتنا زیادہ پڑ جاتا ہے کہ وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

پھر امر بالمعروف میں کوئی جغرافیائی قید نہیں ہے جو صاحب حیثیت اور طاقتور قومیں ہیں وہاں بھی تو امر بالمعروف کرتا ہے اور ان کی رائے عامہ کو تبدیل کرتا ہے۔ اس پہلو سے جماعت امریکہ کو میں نے خصوصیت سے توجہ دلائی کہ امر بالمعروف پر بہت زیادہ زور دیں۔ چنانچہ پتہ لگا کر ہزارہا خطوط وہاں سے بعض دفعہ روزانہ اور بعض دفعہ ہفتوں میں لکھے گئے اور بڑے چھوٹے مرد عورتیں سب' تمام بڑے بڑے سینیٹرز اور کانگریس مین اور بڑے بڑے اخباروں کے ایڈیٹرز اور ٹیلیویژن کے صاحب اختیار لوگوں کو لکھتے رہے اور اس کے نتیجے میں ایک عام فضا میں یہ احساس بیدار ہونا شروع ہوا۔ ان کے جو جوابات ان کو ملے ہیں اور انہوں نے جو مجھے ان کے نمونے بھیجے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ امر بالمعروف کی طاقت کوئی معمولی طاقت نہیں ہے۔ بار بار جب ایک ہی سینیٹر کو مختلف جہتوں سے چھوٹے بڑوں نے بے ساختہ اپنی تکلیف کا اظہار کیا اور انسانیت کی خاطر جو ان کے جذبات کچلے گئے ہیں ان کا ذکر کیا تو ایک امریکن کی حیثیت سے انہوں نے اپنے بڑوں سے احتجاج کیا ہے اور اس کا جتنا اثر پڑا ہے وہ ان کے جوابات سے ظاہر ہوتا ہے کئی جوابات ایسے ہیں جن میں سیکرٹری کی طرف سے جواب نہیں بلکہ بڑے بڑے لوگوں نے اپنے ہاتھ سے دستخط کر کے بھیجے ہیں کہ ہاں ہمیں احساس ہے۔ یہ ہماری قوم کی غلطی ہے کہ جتنی توجہ دینی چاہئے تھی نہیں دی جا رہی۔ ہم اپنے بڑوں کو متوجہ کریں گے۔ تو امر بالمعروف ایک بہت عظیم الشان اور بہت بڑی خدمت ہے اور یہی وہ ذریعہ ہے جس کو جنگ کی حالت میں جرمنی نے بہت ہی حکمت اور عقل کے ساتھ استعمال کیا۔ اگرچہ بالمعروف حکم نہیں تھا لیکن نفسیاتی طور پر بات وہی تھی کہ اگر ایک بات کو کسی قوم میں عام پھیلایا جائے تو اس سے قوم کے خیالات پر گہرا اثر پڑتا ہے اور اس کے نظریات اور رجحانات میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پس آج کی دنیا میں جسے ففتھ کالم کہا جاتا ہے وہ اسی نفسیاتی پروپیگنڈے کا نام ہے۔ جس میں کوئی ہتھیار نہیں چلتا کوئی دباؤ نہیں ڈالا جاتا۔ ہوٹلوں میں مختلف جگہوں پر بیٹھ کر باتیں عام کی جاتی ہیں اور جب بار بار کوئی قوم یہ سنتی ہے کہ ہم ہار گئے' ہم مارے گئے تو نفسیاتی لحاظ سے وہ مغلوب ہو جاتی ہے۔ جب بار بار یہ ذکر سنتے ہیں کہ فلاں قوم اوپر آ گئی' غلبہ پا گئی تو اس کے غلبے کے لئے وہ اپنے نفس کو تیار کر لیتے ہیں۔

پس امر بالمعروف میں عام باتیں بھی شامل ہیں خواہ ہوٹل میں بیٹھیں' خواہ گاڑی میں سفر کر رہے ہوں جہاں بھی آپ پھر رہے ہوں وہاں اچھی باتوں کو عام کریں۔

برائی کی جگہ اچھائی پیش کرو

پھر فرمایا ہے (-) بری باتوں سے روکتے ہیں یہاں یہ جو (کلام الہی) کی خصوصی ترتیب ہے اس کو قائم رکھا گیا ہے جہاں بھی اللہ تعالیٰ نے نیکی کو بیان فرمایا ہے۔ نیکی کو پہلے بیان فرمایا ہے بدی کو دور کرنے کا بعد میں ذکر کیا ہے۔ (-) جو اچھی چیز ہے اس کے ذریعے بدی کو دور کرو۔

اس سلسلے میں پہلے بھی میں جماعت کو سمجھا چکا ہوں کہ اس میں بہت گہری حکمت ہے۔ ایسی گہری حکمت ہے کہ اگر اس کو آپ اپنا لیں تو دنیا میں بہت سے بڑے بڑے جو انقلابات ہیں ان کی کامیابی یا ناکامی کا راز پا جائیں گے۔ (کلام الہی) کسی کو یہ حق نہیں دیتا کہ صرف برائی کو دور کرے جب تک کہ جس چیز کو دور کر رہا ہے اس سے بہتر چیز نہ پیدا کر دے Annihilation کے قرآن کریم خلاف ہے۔ کوئی مثبت چیز ہے تو دو اور پھر اس کے بدلے برائی کو دور کرو۔ اب کسی نے پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہیں آپ اس کو کہہ دیں کہ پھٹے ہوئے کپڑے بری بات ہے اتارو ان کو پھینکو اور اس کے بدلے اچھے کپڑے نہ دیں تو ظلم ہو گا۔ خلا پیدا کرنے کے لئے (دین حق) نہیں آیا (دین حق) بری باتوں کو اچھی باتوں سے

بدلنے کے لئے آیا ہے۔ اس لئے بظاہر انسانی سوچ یہ کہہ سکتی تھی کہ پہلے برائیاں تو دور کر لو پھر بھلائی قائم کرنا۔ مگر خدا کی حکمت بالغہ یہ نہیں کہتی۔ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کلام کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ خدا کا کلام ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قلب صافی پر نازل ہوا۔

پس ہر جگہ بہتر چیز کو لانے کا پہلے حکم ہے بد چیز کو دور کرنے کا بعد میں حکم ہے پس یہاں اس ترتیب کو قائم رکھا گیا۔ فرمایا معروف کا حکم دیتے ہیں اور ایسی اچھی بات بتاتے ہیں کہ جس کے ذریعے قوموں کو بڑی مشکلات سے نجات ہی نہیں ملتی بلکہ ان کے بدلے اعلیٰ اقدار حاصل ہو جاتی ہیں اعلیٰ اقدار کی شناخت ہو جاتی ہے۔ پس جب اعلیٰ اقدار کی شناخت ہو جائے پھر برائیاں دور کرنا نسبتاً آسان بھی ہو جاتا ہے اگر اچھی بات کی سمجھ آجائے تو پھر انسان بری بات سے ہٹے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے بدلے ایک بہتر چیز مل چکی ہے۔ ورنہ خالی برائیاں دور کرنے کی کوشش کرکے دیکھ لیں آپ سے کچھ نہیں ہو گا۔

(کلام الٰہی) کے متعلق حضرت (اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بار بار یہ نکتہ پیش فرمایا ہے کہ عرب شعراء اور عرب اہل ادب کو شاعری اور ادب سے نسبتاً جو تعلق ٹوٹا اور قرآن کی طرف مائل ہوئے اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ شعراء وادب کے خلاف اسلام نے کوئی مہم چلائی تھی بلکہ شعر سے بہتر کلام الٰہی نازل ہوا تھا۔ ادب سے زیادہ لطیف ایسی آیات اتر آئیں جن میں صاحب ذوق آدمیوں کو ذاتی دلچسپی پیدا ہو گئی۔ پس حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جہاں بھی اس مضمون کو چھیڑا ہے یہ بیان فرمایا ہے کہ قرآن کریم کا ذوق ایسا بڑھا اور اس کا ایسا چسکا پڑا کہ قرآن کریم نے ہر دوسرے ذوق کو مٹا دیا۔ پس (نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو) کی یہ وہی الٰہی ترتیب ہے جو اسلام کے نظام میں ہر جگہ آپ کو جاری ساری دکھائی دے گی۔ پس اس پہلو سے فرماتا ہے کہ "تامرون بالمعروف" "تم بہترین ہو۔ اس لئے نہیں کہ تم بدیاں مٹاتے ہو اور نظام فرسودہ اور نظام کہن کو ملیامیٹ کر دیتے ہو بلکہ اس لئے کہ تم بہتر نظام لے کر آتے ہو۔ ہر بری چیز کا ایک بہتر متبادل پیش کرتے ہو اور وہ پیش کرنے کے بعد پھر ادنیٰ چیزوں سے لوگوں کی توجہ ہٹاتے ہو کہ اس اعلیٰ کو چھوڑ کیوں اس ادنیٰ میں اٹکے رہو گے۔ یہی وہ طریق ہے جس سے نصیحت میں اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ نصیحت میں قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ خالی خولی کسی چیز کو چھوڑنے کا حکم نہیں بلکہ پہلے چیز دیتے ہو اور پھر دوسری چیز چھڑاتے ہو۔

"آج کل اطباء کا بھی اسی طرف رجحان ہے کہ کوئی بد عادت چھڑانے سے پہلے اس کا کوئی متبادل ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس کی عادت ڈالو تو پھر جو بد عادت ہے وہ بھی آہستہ آہستہ چھٹ جائے گی۔ چنانچہ آج کل اس قسم کے اشتہار ٹیلیویژن وغیرہ پر عام آتے ہیں کہ فلاں چیز چھوڑنی ہے تو اس کے بدلے ہم یہ چیز دیتے ہیں یہ شروع کرو گے تو اس کے اثر کے تابع تمہاری بری چیز کی خواہش ہی مٹ جائے گی۔

اس کے بعد فرمایا ہے (-) اور تم پھر اللہ پر ایمان لاتے ہو اس لئے نہیں کہ ایمان باللہ سب سے آخری چیز ہے بلکہ اس لئے کہ (ایمان والوں) کو (ایمان نہ رکھنے والوں) سے ممتاز کر رہا ہے۔ (نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے) میں (ایمان والے اور ایمان نہ رکھنے والے) سارے شامل ہوتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ نے تو منون باللہ کہہ کر دو باتوں کی طرف خصوصیت سے ہمیں متوجہ فرمایا۔

فرمایا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایمان کے بغیر بھی ہو سکتا ہے مگر ایمان کے ساتھ ہو تو پھر اس کی اور ہی شان ہے صاحب ایمان لوگوں کا امر بالمعروف اور صاحب ایمان لوگوں کا نہی عن المنکر ان لوگوں سے بہت بہتر ہوتا ہے جو ایمان سے خالی ہوں۔ اس پہلو سے (-) متوجہ فرمایا گیا کہ دیکھو اہل کتاب میں بھی یہ باتیں موجود ہیں لیکن ایک چیز کی کمی ہے۔ ان میں بھاری اکثریت بے ایمانوں کی ہے جن کو کوئی ایمان نہیں معمولی ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔ پس کاش وہ ایمان لانے والوں میں سے ہوتے تو ان کے امر بالمعروف اور ان کی نہی عن المنکر میں ایک نئی شان "نئی جلا پیدا ہو جاتی (-) ان کے لئے یہ بہتر ہوتا۔

پس دیکھیں کہ آیت کا آغاز خیر کے لفظ سے ہوا ہے کنتم خیر امۃ اور خیر کی اعلیٰ مثال ایمان کو بیان فرمایا گیا ہے کیونکہ یہ اچھی اچھی باتیں بیان کرنے کے بعد جب اہل کتاب کا ذکر فرمایا تو یہ فرمایا (-) پس خیر کی تعریف ہی دراصل ایمان ہے۔ اور ایمان سے پہلے کی حالتیں خیر کی ذیل میں آتی ہیں مگر ادنیٰ شعبے ہیں اعلیٰ شعبے نہیں۔ اعلیٰ شعبہ ایمان باللہ ہے اور ایمان کے نتیجے میں امر بالمعروف میں بھی ایک نئی شان پیدا ہو جاتی ہے اور اعتماد پیدا ہو جاتا ہے اور نہی عن المنکر یعنی بری چیزوں سے روکنے میں بھی ایک شان پیدا ہو جاتی ہے اور ایک اعتماد پیدا ہو جاتا ہے۔ شان ان معنوں میں کہ زیادہ بہتر رنگ میں اچھی باتوں کا حکم دینے کی انسان اہلیت اختیار کر جاتا ہے۔ اپنی عقل سے اگر انسان اچھی باتوں کا حکم دے تو کئی جگہ اس کی عقل ٹھوکر کھا سکتی ہے جس کو وہ بعض دفعہ اچھا سمجھتا ہے وہ اچھا ہوتا نہیں۔ بعض دفعہ وہ اپنے قومی نقطہ نگاہ سے کسی چیز کو اچھا سمجھ رہا ہے مگر دوسری قوموں کے نقطۂ نگاہ سے وہ اچھی نہیں ہوتی۔ لیکن صاحب ایمان کی بھلائی کی تعریف ایک ہی رہتی ہے وہ اللہ کے حوالے سے سوچتا ہے اس لئے صاحب ایمان جس کو بہتر سمجھتا ہے وہ اسی کو بہتر سمجھتا ہے جو اس کے نزدیک خدا کو پسند ہو۔

پس اللہ کے حوالے سے جب بھلائی اور برائی کی تعریف کی جائے تو سب سے زیادہ قابل اعتماد بن جاتی ہے اور اس میں جلاء بھی پیدا ہوتی ہے اور اعتماد بھی پیدا ہوتا ہے۔ پس ان معنوں میں فرمایا کہ (-) اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہت بہتر تھا ان کی اچھی باتیں مزید چمک اٹھتیں۔ ان کی بری باتیں حقیقتاً بری ہو کر دنیا کو دکھائی دینے لگتیں کیونکہ ان کے کہنے سے ضروری نہیں کہ کوئی بری بات دنیا کو بھی بری لگے بلکہ اگر وہ صاحب ایمان ہوں اور اللہ کے حوالے سے بات کریں تو پھر جو بات اہل ایمان کو دنیا کے ایک ملک میں بری لگتی ہے وہ دنیا کے دوسرے انسانوں کے لئے بھی بری ہوتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ انسان اور انسان میں تفریق نہیں کرتا۔

دعوت الی اللہ کی تلقین

اس مضمون کو آج آپ کے سامنے خصوصیت سے اس لئے رکھ رہا ہوں کہ ہمارا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا سفر ایمان کی تلقین پر جاکے ختم ہوتا ہے اس پہلے ختم نہیں ہوتا یہی آخری منزل ہے۔ اور خیر کی بھی اعلیٰ تعریف یہی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے (-) یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے بھلائی کی تعلیم دے دی بری باتوں سے روک دیا بس یہی کافی ہو گیا (-) آخری منزل ایمان ہے۔ پس دعوت الی اللہ ہی دراصل وہ آخری منزل ہے جس کی طرف یہ آیت (-) متوجہ کر رہی ہے کہ (-) تم سے قوموں کی بھلائی وابستہ ہے اور ان کی خاطر تم پیدا کی گئی ہو۔ مگر یاد رکھو کہ وہ آخری توقع جو خدا کو تم سے ہے وہ ایمان پھیلانے کی ہے (-) اس میں نہ صرف یہ کہ یہ مضمون کھول دیا گیا کہ خیر کا آخری مقام کیا ہے بلکہ اس آیت نے مضمون میں ایک درد پیدا کر دیا ہے۔ فرمایا: کاش اہل کتاب یہ سمجھ لیتے کہ ایمان ہی سب کچھ ہے اگر ایمان نہ ہو تو یہ ساری باتیں بیکار جاتی ہیں کاش ایسا ہو تا تو ان کے لئے یہ بہتر ہوتا۔ پس جو قوم بہتر ہے اور بہتری کے لئے پیدا کی گئی ہے اس کا فرض ہے کہ سب کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

پس دعوت الی اللہ ایک ایسا مضمون ہے جس کا گہرا رشتہ اس آیت کریمہ سے ہے (-) اعلیٰ مقصد یہی ہے کہ بنی نوع انسان کو ایمان عطا کرے ایمان سے پہلے دو باتیں ہیں جن کو وہ ضرور شروع کرے۔ اول امر بالمعروف اور دوسرے نہی عن المنکر۔

اس ترتیب میں ایک اور حکمت بھی ہے جس کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اگر صرف ایمان کی تعلیم دیں اور لوگوں کو صرف ایمان کی طرف بلائیں مگر آپ کے اندر ان کے معاملات میں دلچسپی لینے کی عادت نہ ہو اور ان کے خیر و شر میں دلچسپی لینے کی عادت نہ ہو

تو آپ کی طرف وہ توجہ نہیں کریں گے۔ یہ گر بھی اس آیت نے ہمیں سکھادیا۔ پیشتر اس سے کہ تم ان کو کہو کہ آؤ اور ہمارے ساتھ شامل ہو کہ اسی میں تمہاری نجات ہے ان کے خیر و شر میں تو دلچسپی لو' ان کو بھلی باتیں تو بتاؤ۔ ایسی باتیں جن میں مذہب کی تفریق سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جب سچ بولنے کی تعلیم دو گے تو کون کہہ سکتا ہے کہ تم (احمدی) ہو ہم عیسائی ہیں تم ہمیں سچ کی تعلیم نہ دو یا تم (احمدی) ہو ہم ہندو ہیں تو ہمیں سچ کی تعلیم نہ دو۔ پس یہاں جو امر بالمعروف ہے اس سے مراد وہ اچھی باتیں ہیں جن کو انسان بحیثیت انسان اچھا سمجھتا ہے اور مذہب کے فرق سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کسی کو اگر "بددیانتی" سے روکا جائے تو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم تو (احمدی) ہو اور میں ہندو یا میں سکھ ہوں۔ مجھے کیوں "بددیانتی" سے روکتے ہو یہ ایک مشترک انسانی قدر ہے۔ اور یہی وہ عرف ہے جس کی طرف آیت کے پہلے حصے نے توجہ دلائی کہ اچھی باتیں بتاؤ۔ ان سے کہو' دیکھو! غریب بھوکے مر رہے ہیں چلو ان کی مدد کریں۔ تم بھی ساتھ شامل ہو جاؤ یہ گلی گندی ہے آؤ اس کو صاف کرتے ہیں۔ فلاں شخص لاعلم ہے چلو اس کی تعلیم کا انتظام کرتے ہیں۔ فلاں شخص بے فن ہے اس کو کوئی فن نصیب نہیں جس کی وجہ سے وہ بھوکا مر رہا ہے آؤ اس کو کوئی فن سکھائیں۔ یہ ساری باتیں وہ ہیں جو امر بالمعروف سے تعلق رکھتی ہیں اور ان میں مذہب کی تفریق سے ہرگز کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تو پہلے قدر مشترک اختیار کرو پھر اکٹھا سفر شروع ہو گا۔

قوموں کو ان کی بھلائی کی باتیں بتاؤ۔ اس سے دو فائدے ہوں گے ایک تو جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے ان کو آپ کی اعلیٰ انسانی قدروں پر یقین ہو گا ان کے دل میں یہ بات جاگزیں ہو جائے گی کہ اچھا انسان ہے۔ اچھی باتیں سوچتا ہے۔ لوگوں کی بھلائی میں دلچسپی لیتا ہے۔ یہاں کوئی بحث نہیں چلے گی نہ کسی بحث کی ضرورت ہے۔ کوئی مقابل پر آپ کو گالی نہیں دے گا۔ کوئی مخالفت نہیں کرے گا کوئی یہ نہیں کہے گا جاؤ جاؤ اپنی اچھی باتوں کو اپنے گھر رکھو۔ اگر کوئی کہے گا تو وہ سر پھرا ہی ہو گا۔ لیکن عام انسانی تاثر یہی ہے کہ جب اچھی بات آپ کسی کو کہتے ہیں اگر وہ نہیں بھی کر سکتا تو شرمندگی سے سر جھکالے گا لیکن بنیادی طور پر آپ کی نیکی کا اس کے دل پر ضرور اثر پڑے گا۔ پھر آپ معاشرے کی برائیاں دور کرنے میں نہ صرف لفظاً کوشش کریں گے بلکہ مقدور بھر کوشش کریں گے مثلاً دنیا میں ڈرگ (DRUG) کے عادی ہیں۔ چوری عام ہو رہی ہے۔ اور کئی قسم کی بدیاں ہیں جو معاشرے میں ناسور بن چکی ہیں۔ ان سب کے سلسلے میں جب آپ بات کرتے ہیں کہ ایسا نہیں کرنا چاہئے تو اس سے تعلق رکھنے والی ایک بات ایسی ہے جو کبھی اس سے جدا نہیں ہو سکتی۔

قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے جو نصیحت کرے کہ فلاں بات نہیں کرنی چاہئے اگر وہ اس میں ہو تو وہ شخص ناصح نہیں بلکہ منافق بن جاتا ہے اور اس کا کبھی نیک اثر نہیں پڑتا۔ اس لئے نہی عن المنکر میں بھی اور امر بالمعروف میں بھی یہ دونوں باتیں شامل ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (----) میں تمہیں ایسا دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم زبان سے جو کچھ کہو تمہارا کردار اس کا گواہ بن جائے۔ تم جب بھلائی کی باتیں بیان کرو تو بھلائی تم میں پائی جائے۔ جب تم بد باتوں سے روکو تو ان باتوں سے تم خود پاک ہو چکے ہو۔ یہ مضمون اس میں شامل ہے۔ پس اس پہلو سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جماعت احمدیہ کی اصلاح کے لئے بہت ضروری ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جی ہم میں کمزوریاں ہیں ہم کیسے لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہیں (کلام الٰہی) نے ان کا منہ بند کر دیا ہے نصیحت کا حکم دے ہی دیا ہے جیسے بھی ہو نصیحت ضرور کرنی ہے۔ جب نصیحت کرو گے تو تمہارا نفس آپ ہی تمہیں پکڑے گا۔ ہر روز شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ جب علیحدہ بیٹھو گے تو سوچو گے میں یہ باتیں کہہ کے آیا ہوں مجھ میں تو یہ نہیں ہیں اور اندر اندر تمہارا نفس ندامت اور شرم سے کٹنا شروع ہو جائے گا۔ بسا اوقات تم پانی پانی ہو رہے ہو گے لیکن مجبور ہو خدا نے تمہیں دوسرا رستہ ہی نہیں دیا۔ حکم دے دیا ہے کہ تم نے ضرور امر بالمعروف کرنا ہے۔ پس جو امر بالمعروف غیروں کی جانب ہے وہ اندر کی طرف بھی ایک رخ رکھتا ہے اور وہ لوگ جو دل کے سچے ہوں اگر ان میں بعض خوبیاں نہ بھی ہوں تو امر بالمعروف کے نتیجے میں ان خوبیوں کی طرف توجہ پیدا ہو گی اور رفتہ رفتہ انسان وہ خوبیاں اپنانے کا اہل ہو تا چلا جائے گا۔

بدیوں سے روکنے والا شخص اگر اس میں کچھ شرافت اور حیا باقی ہو تو جب روکے گا اس کا دل کئی گنا زیادہ طاقت سے اس کو روک رہا ہو گا۔ اس کا ضمیر اس کو ملامت کر رہا ہو گا۔ کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کا ضمیر پھر ایسا طاقتور ہو تا چلا جاتا ہے کہ ان کی راتوں کی نیند حرام کر دیتا ہے۔ وہ بے چینی سے لکھتے ہیں کہ ہم میں فلاں برائی ہے جو جاتی نہیں فلاں کمزوری ہے جو ہٹتی نہیں فلاں خوبی ہم اپنانا چاہتے ہیں کوشش کر رہے ہیں لیکن نہیں اپنا سکتے۔ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک طبعی نتیجہ ہے اور اس معاملے میں خدا نے آپ کو کوئی آزادی نہیں دی۔ ہر (موحد) کے لئے حکم ہے کہ اس نے ضرور امر بالمعروف کرنا ہے اور ضرور نہی عن المنکر کرنی ہے۔ اور دوسری طرف یہ شرط لگادی ہے کہ جو تم کہتے ہو ویسا کیا بھی کرو۔

اب بیٹھیں کہ جائے کہاں کوئی؟ دونوں طاقتوں کے بیچ میں ایسا پھنسا ہے کہ (کلام الٰہی) نے کوئی جائے فرار باقی نہیں چھوڑی۔ ایک طرف یہ آواز ہے کہ امر بالمعروف کرو۔ نہی عن المنکر کرو اور دوسری طرف آواز آرہی ہے کہ (----) کیوں ایسی باتیں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔ اللہ کے نزدیک وہ باتیں کہنا جو تم کرتے نہیں بڑا گناہ ہے اب بتائیں کوئی بے چارہ (صاحب ایمان) جائے تو کہاں جائے سوائے اس کے کہ سیدھا ہو جائے اور درمیان کی راہ پر چل پڑے اسی کا نام صراط مستقیم ہے۔ دونوں طرف خدا نے پہرے بٹھا رکھے ہیں اور وہ بیچ کی راہ پر گامزن ہونے پر (موحد) کو مجبور کر دیتا ہے۔ پس دیکھیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا یہ ایک مزید فائدہ کیسا ہمیں حاصل ہوا (اور اللہ پر ایمان لاتے ہیں) ان معنوں میں ایمان بعد میں آئے گا کہ جب یہ باتیں ہوں تو پھر حقیقت میں ایمان نصیب ہوتا ہے۔ ایمان سے یہ باتیں نصیب ہوتی ہیں اور ایمان ہو تو ان باتوں میں جلاء پیدا ہوتی ہے۔ ان باتوں میں اعتماد پیدا ہوتا ہے لیکن ایک اور فائدہ بھی تو ہے کہ جب آپ یہ باتیں کرتے ہیں تب آپ کو سمجھ آتی ہے کہ ایمان ہوتا کیا ہے۔ تب ایمان کی ایک نئی حلاوت آپ کو نصیب ہوتی ہے۔

ایسا امر بالمعروف کرنے والا جو خود نیکیوں پر قائم ہو ایسا بدیوں سے روکنے والا جو خود بدیوں سے عاری ہو وہ حقیقت میں ایمان کی لذت پاتا ہے اور ایمان کی حلاوت اسے ہی نصیب ہوتی ہے۔ (------) فرمایا اہل کتاب کو کیا پتہ کہ نیکی ہوتی کیا ہے؟ جب تک ایمان نہ لائیں ان کو نیکی نہیں مل سکتی۔ ان کو نیکی کا مزہ نہیں آ سکتا۔ پس دونوں باتوں کو لازم ملزوم کر دیا۔ ایک طرف نیکی کے نتیجے میں ترقی یافتہ ایمان کی حالت عطا ہوتی ہے۔ دوسری طرف ایمان سے خالی نیکیاں کرنے والوں کو بتایا جا رہا ہے کہ تمہیں پتہ ہی نہیں کہ نیکی ہوتی کیا ہے۔ ایمان لاؤ گے تو نیکی کا پتہ چلے گا۔ یہ وہ نصیحت ہے جس کا آخری نکتہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایمان ہے اور ایمان کی طرف بلاتا ہے کیونکہ "خیر امۃ" کہنے کے بعد ایمان لانے والوں کے متعلق "خیرا لھم" فرمادیا۔ وہی لفظ خیر ہے جو دونوں جگہ استعمال ہوا ہے۔ پس اس پہلو سے میں جماعت کو بار بار نصیحت کر رہا ہوں کہ دعوت الی اللہ کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔

تربیت کے تقاضوں کی خاص اہمیت اس ضمن میں کچھ باتیں پہلے کہہ چکا ہوں وہ آج یاد دہانی کے لئے دہرانا چاہتا ہوں۔ میں نے جلسے کے دنوں میں یہ اعلان کیا تھا کہ پہلے تین مہینے تربیت پر خاص زور دیں یعنی جو نئے آنے والے ہیں ان کو سنبھالیں' ان کو تعلیم دیں' ان کی تربیت کریں' ان کو اعلیٰ اخلاق کے مضامین سمجھائیں اور ان پر عمل پیرا کرنے میں ان کی مدد کریں۔

یہ وہ حصہ ہے جو اس دور سے تعلق رکھتا ہے جس میں اب میں خطبہ دے رہا ہوں۔ ابھی تین مہینے نہیں ہوئے۔ جلسے پر میں نے بات کی تھی۔ اکتوبر کے آخر تک اس تربیتی دور کا وقت ہے۔ دو ڈیڑھ مہینہ گذر چکا ہے۔ اور جہاں تک میں جماعت کی رپورٹوں سے اندازہ لگا رہا ہوں میرے خیال میں بہت سی جماعتوں نے اس طرف توجہ نہیں دی۔

ایک طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری (دعوت الی اللہ کی) کوششوں کو پھل لگنے کی ہوا ایسی شان کے ساتھ چل پڑی ہے کہ کوششوں کا کہنا تو یونہی تکلف ہے۔ پھل ویسے ہی تیار ہوئے بیٹھے ہیں۔ اب تو درخت ہلا کر پھل اکٹھے کرنے والی بات رہ گئی ہے۔

اور دوسری طرف تربیت کے تقاضے پورا کرنے کی جو ذمہ داری بڑھ رہی ہے میں سمجھتا ہوں ابھی ہم اس کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ پس بہت ہی اہم بات ہے کہ جو پھل اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے اسے سنبھالیں جو بھی احمدی ہوتا ہے امیر کا کام ہے کہ جائزہ لے کہ وہ کسی کے سپرد ہوا بھی ہے کہ نہیں۔ کوئی اس سے مستقل تعلق رکھ بھی رہا ہے کہ نہیں۔ کوئی نظر ڈال بھی رہا ہے کہ نہیں کہ احمدی ہونے کے بعد کہیں کھسکنا تو نہیں شروع ہو گیا۔ یعنی غیروں کے اثر اور ان کے دباؤ کے نیچے یا معاشرے کی دوسری کشش کے نتیجے میں اس نے آہستہ آہستہ واپسی کا سفر تو نہیں کر لیا۔ یہ ہو جایا کرتا ہے۔ مگر آپ کو اس ضمن میں ہوشیار ہونا پڑے گا اگر نگرانی رکھیں اور ہوشیار رہیں۔ ہر نئے احمدی پر نظر ہو۔ پتہ ہو کہ کوئی پیار کرنے والا کوئی محبت کرنے والا 'کوئی اچھی نصیحت کرنے والا 'کوئی نیک اعمال والا شخص یا خاندان ان کی نگرانی کر رہا ہے ان کو جذب کر رہا ہے تو پھر اطمینان ہو گا کہ ہاں یہ کام صحیح خطوط پر چل پڑا ہے۔ لیکن جس کثرت سے خدا کے فضل سے احمدی ہو رہے ہیں اسی کثرت سے جو تربیت کے تقاضے ہیں میں سمجھتا ہوں اس میں ابھی کمی ہے۔ اس لئے ساری دنیا کی جماعتوں کو میں اچھی طرح یاد دلاتا ہوں اور آئندہ پھر بھی یاد دلاتا رہوں گا کہ پہلے ان کو سنبھالیں اور ان کو سنبھالنے کی ایک ترکیب ہے کہ ان کو (داعی الی اللہ) بنا دیں۔ جس طرح آپ جب دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں تو آپ کا نفس آپ کو نصیحت کرتا ہے۔ اسی طرح جو نیا ایمان لانے والا ہے جب وہ دوسرے ساتھیوں کو ایمان کا پیغام پہنچاتا ہے تو وہی پیغام اس کے اندر بھی مل رہا ہوتا ہے۔ وہ اس کو پہلے سے بڑھ کر تقویت دے رہا ہوتا ہے۔ جب غیر اس کے مقابل پر دلائل لاتا ہے تو وہ خود ڈھونڈتا ہے کہ جو مذہب میں نے اختیار کر لیا ہے اس کی تائید میں دلائل کیا ہیں اور اس طرح اس کا نفس اس کی تربیت شروع کر دیتا ہے۔

بارہا میں نے آپ کو توجہ دلائی ہے کہ باہر کا مربی بھی اچھا ہے لیکن جب نفس کے اندر کے مربی پیدا ہو جائے تو اس کی کوئی مثال نہیں۔ پس ہر نفس میں مذکر بھی ہونا چاہئے اور مزکی بھی ہونا چاہئے نصیحت کرنے والا بھی ہونا چاہئے اور پاک کرنے والا بھی۔

تربیت کا نسخہ۔ داعی الی اللہ بنا دیں پس آپ اپنے تجربے سے جانتے ہیں اور یقین پر قائم ہیں کہ جب آپ دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں تو آپ در حقیقت اپنے آپ کو بھی نصیحت کر رہے ہوتے ہیں۔ پس اس ترکیب کو نئے آنے والوں پر استعمال کریں ان کو توجہ دلائیں کہ ہمیں اور اپنے جیسے احمدی لا کر دو۔ ایک آئے ہو تم دس لے کے آؤ۔ ان کو (دعوت الی اللہ) میں جھونک دیں۔ جوں جوں وہ (دعوت الی اللہ) کریں گے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا ایمان ہی ترقی نہیں کرے گا ان کا علم بھی ترقی کرے گا اور تزکیہ نفس ہوتا چلا جائے گا۔ ان کو غیر آپ کی طرف دھکیلیں گے بجائے اس کے کہ مرکز سے ان کا سفر باہر کی طرف ہو 'باہر سے مرکزیت کی طرف سفر شروع ہو جائے گا کیونکہ (داعی الی اللہ) کو مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور مخالفت باہر سے دھکیل کر اندر کی طرف لے کے جاتی ہے۔ پس وہ آپ سے زیادہ گہرا تعلق رکھنے پر مجبور ہوں گے۔ بار بار آپ کے پاس آئیں گے آپ سے مسائل کا حل پوچھیں گے اور اپنی تکلیفوں کا ذکر کریں گے اور اس پر جو صبر کی طاقت نصیب ہوئی ہے وہ ان کے اندر ایک نئی طاقت عطا کرے گی کیونکہ صبر سے انسان کو بڑی طاقت نصیب ہوتی ہے۔ پس ایک طریق یہ ہے کہ ہر نئے آنے والے احمدی کو آپ پیار سے اپنے ساتھ چمٹا کر پھر بھیجیں کہ جاؤ (دعوت الی اللہ) کرو۔ یہ اس سے ملتا جلتا مضمون ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سمجھایا کہ (-----) اے میرے اللہ مجھے دکھا تو سہی کہ تو مردے کیسے زندہ کرتا ہے مراد یہ تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ فرمایا گیا تھا کہ تو نے ساری دنیا کو زندگی عطا کرنی ہے اور یہ پیشگوئی اس بات میں شامل تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جنہوں نے سب دنیا کو زندہ کرنا ہے آپ کی نسل میں آپ کی دعاؤں سے پیدا ہوں گے۔ اپنے ماحول میں 'اپنے گردوپیش میں ہر جگہ آپ کو موت دکھائی دے رہی تھی۔ عرض کیا کہ اے خدا ایمان تو میں لایا ہوں کہ تو ضرور ایسا کرے گا لیکن دکھائی نہیں دے رہا۔ کچھ میری طمانیت کا بھی تو انتظام کر۔ مجھے بھی تو اطمینان نصیب ہو کہ ہاں اس طرح ہو گا اور ایسے ہوا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ چار پرندے پکڑو (-----) ان کو اپنے ساتھ مائل کر لو۔ اپنے قریب لے آؤ۔ اپنے ساتھ مانوس کر دو۔ یہاں تک کہ تمہارا پیار ان کے دل میں پیدا ہو جائے۔ پھر ان کو چار سمتوں میں مختلف پہاڑیوں پر چھوڑ دو۔ پھر ان کو آواز دو' دیکھو کس طرح لپکتے ہوئے 'اڑتے ہوئے تمہاری طرف آتے ہیں۔

تو سعید روحوں کو بلانے کے لئے یہی ڈھنگ ہے کہ پہلے آپ ان کو سینے سے لگائیں اور پھر ان کو (دعوت الی اللہ) پر مامور کر دیں۔ جتنا (دعوت الی اللہ) کریں گے اتنا ہی وہ آپ کے زیادہ ہوتے چلے جائیں گے۔ چاروں سمت دنیا میں پھیل جائیں گے۔ اور زندگی کا وہی پیغام دوسروں کو عطا کرنے لگ جائیں گے۔ وہ زندگی جو آپ کی وساطت سے ان کو عطا ہوئی ہے وہ غیروں کو عطا کریں گے اور رہیں گے ہمیشہ آپ کے 'غیر کے نہیں ہوں گے۔

کیسا عظیم نکتہ ہے جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے کھول کر رکھ دیا کہ چاروں سمت میں پھیل جانے والے وجود تمہارے ہیں رہیں گے غیروں کے نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ وہ تم سے زندگی پا کر لوگوں کو زندگی دینے کے لئے تو نکلے ہیں۔ یہ مضمون اس لئے اس میں شامل ہے کہ سوال ہی یہی تھا۔ (اے رب مجھے دکھا تو کس طرح مردے زندہ کرتا ہے) اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ سوال گندم اور جواب جو۔ اللہ تعالیٰ ہے جواب دینے والا۔ اس کے جواب میں لازماً سوال پیش نظر رہتا ہے۔ پس سوال تو یہ ہے کہ زندہ کیسے کرتا ہے؟ خدا فرماتا ہے پرندے پکڑو 'اپنے ساتھ مانوس کرو اور ان کو بھجوا دو۔ کس لئے بھجواؤ؟ زندگی کا پیغام پہنچانے کے لئے۔ اور پھر جو تم سے زندگی پائیں گے وہ زندہ رہیں گے۔ موت سے ٹکرائیں گے لیکن موت ان پر غالب نہیں آئے گی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب تم ان کو پکارو گے تو اڑتے ہوئے تمہاری طرف واپس چلے آئیں گے۔ پس ایسے پیغامبر دنیا میں بھیجو جن کے ساتھ تمہارا پیار 'تمہارا تعلق ان کے ایمان کو تقویت عطا کر چکا ہو 'ان کے ایمان کو مستقل بنا چکا ہو۔ پھر ان سے (دعوت الی اللہ) کا کام لو۔ پھر دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ ہر طرف زندگی عطا کرتا ہے اور مُردوں میں سے زندگی نکالتا ہے۔

افریقہ میں ترقی کا ذکر یہ جو سلسلہ ہے یہ بڑے زور اور بڑی شان کے ساتھ افریقہ میں ظاہر ہو چکا ہے 'چل پڑا ہے 'تیز قدموں کے ساتھ آگے روانہ ہو چکا ہے اور دن بدن اس کی رفتار میں بھی اضافہ ہو رہا ہے اور وسعت اثر میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

جرمنی میں غیر معمولی کامیابی یورپ کو میں نے متوجہ کیا تھا کہ تم کیا انتظار کر رہے ہو تم بھی آگے بڑھو۔ یہ بھی تو آخر انسان ہیں۔ یہ بھی تو زندگی کے پیاسے ہیں۔ زندگی کے محتاج ہیں۔ امر بالمعروف کا ان کا بھی تو حق ہے۔ نہی عن المنکر کے یہ بھی تو ضرور تمند ہیں۔ لیکن کم لوگوں نے توجہ دی ہے مگر جنہوں نے توجہ دی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے

ثابت ہو گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر یہی تقاضا کر رہی ہے۔ اب حالات بدل چکے ہیں۔ اب انکار کے زمانے ماضی کا حصہ بن رہے ہیں۔ اب مستقبل ہمیں یہ خوشخبری دے رہا ہے کہ دل آمادہ ہو چکے ہیں۔

حضرت بانی (سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا یہ شعر بڑی شان سے صادق آ رہا ہے کہ:۔

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

میرا یوسف یعنی (دین حق) کی سچائی کا سورج طلوع ہو رہا ہے مجھے اس کی خوشبو آ رہی ہے۔ تم چاہے دیوانہ کہو۔ ان اندھیروں میں تمہیں چاہے کوئی روشنی کی رمق دکھائی نہ دے مگر میں دیکھ رہا ہوں اور میں یوسف کے بدن کی خوشبو پا رہا ہوں۔

یہ دور آ چکا ہے اب حال ہی میں جرمنی میں جو جلسہ ہوا۔ اس سے ایک مہینہ پہلے میں نے جرمن احمدیوں کو بیدار کیا اور متوجہ کیا میں نے کہا: میں نے تم سے ایک مہینے کے اندر اندر ایک ہزار یورپین احمدی (-----) لینے ہیں۔ اس پر وہ لوگ مجھے لکھ رہے تھے کہ آپ نے تو ہماری بنیادیں ہلا دیں۔ ایک مہینے میں ایک ہزار؟ گذشتہ دس سال میں بھی ہزار نہیں ہوئے۔ گذشتہ سو سال میں بھی ہزار جرمن یا یورپین باشندے (احمدی) نہیں ہوئے۔ تو انہوں نے کہا: آپ کیا باتیں کر رہے ہیں لیکن ایک یقین تھا چنانچہ خصوصیت سے بعضوں نے کہا کہ جب ہم نے جلسہ سالانہ (یوکے) پر پہلی عالمی بیعت دیکھی تھی تو ایک بات کا یقین ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ جب آپ کے دل میں تحریک ڈالتا ہے تو خود ہی پوری کر دیتا ہے۔ اس لئے اس یقین کے ساتھ ہم میدان میں کود پڑے اور ان کو ہزار کہہ کر میرے دل میں یہ حرص اور بڑھ گئی۔ میں نے کہا اللہ میاں ہزار تو میں نے کہا ہے لیکن چودہ صدیاں ہو گئی ہیں (-----) چودہ سو یورپین تو دیدے تاکہ ہم یہ کہیں کہ ہر صدی کا ایک سو ملا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے سولہ سو دیدئے۔ اب یہ عجیب بات ہوئی ہے سارے جرمن احمدی حیران پریشان بیٹھے ہیں کہ یہ ہو کیا گیا ہے۔ جس کو ہم انہونی بات کہتے تھے وہ آنکھوں کے سامنے ہو گئی ہے اور ہم نے دیکھ لیا۔ تو یہ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ:۔

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

خدا کی قسم مجھے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔ وہ دن بدن قریب آ رہا ہے۔ آپ اس کی طرف بڑھیں۔ اس کے استقبال کی تیاری کریں۔ اور جس طرح میں نے کہا ہے اپنا جو کچھ ہے ہمت سے اس میدان میں جھونک دیں۔

یہ انگلستان کی جماعت کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے، لیکن سب دنیا کی جماعتوں کے لئے چیلنج ہے۔ انگلستان کو میں نے اس لئے پہلے مخاطب کیا ہے کہ آپ میرے سامنے بیٹھے ہیں اور آپ کے سامنے ایک یورپین ملک کی مثال ہے کہ لیکن مجھے یہ نظر آ رہا ہے کہ اگر انگلستان بیدار نہ ہوا تو بلجیم بھی ان کو پیچھے چھوڑ جائے گا۔ کیونکہ بلجیم والوں سے جتنی میں نے توقع رکھی تھی اس سے دگنے سے زیادہ تو ابھی تک وہ بنا چکے ہیں۔ اب جلسے سے پہلے جب ان کو ایک ٹارگٹ دیا گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے پورا کیا اور اس سے زائد کیا۔ جلسے کے کچھ دن کے بعد اب میں بلجیم گیا ہوں تو اتنے ہی اور احمدی بنا چکے تھے۔ یہ کوئی فرضی باتیں نہیں ہیں۔ میں ان سے ملا ہوں۔ ملاقاتوں پر آئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بڑے تعلیم یافتہ اور سمجھدار اور ہوشیار لوگ خوب اچھی طرح سمجھ کے ہوئے ہیں اور بڑے نیک ارادے رکھتے ہیں۔ عزم صمیم کئے ہوئے ہیں کہ ہم اپنے اپنے دائرے میں اب ضرور احمدیت کو پھیلائیں گے۔

پھر دو نئے ملک ان کو عطا ہوئے۔ دو نئی قوموں کے لوگ ان کو ملے۔ ایک MACEDONIA (مقدونیہ) کا جوڑا تھا جہاں میرا خیال تھا کہ پہلے کوئی نہیں لیکن جرمنی میں جا کے پتہ چلا کہ جیسے ڈونیا کے وہاں بھی خدا کے فضل سے احمدی ہوئے ہیں۔ پھر یوگوسلاویہ کی ایک اور ریاست مانٹی نیگرو MONTENEGRO ہے۔ مانٹی نیگرو کا ایک خاندان بھی وہاں احمدی ہوا۔ اب یہ دو جگہیں ایسی ہیں جہاں اس سے پہلے ہماری پہنچ نہیں تھی۔ لیکن ان سے جب میں ملا ہوں تو میں بے حد متاثر ہوا۔ بڑے عظیم ارادے رکھتے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے مل کر کہا کہ آپ اب فکر نہ کریں۔ اب ہماری قوم ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہیں۔ ہم دعائیں کر رہے ہیں۔ آپ بھی ہمارے لئے دعا کریں۔ (اللہ نے چاہا تو) واپس جا کر ہم نے بڑی تیزی سے اپنی قوم میں پیغام پھیلانا ہے۔

تقدیر الٰہی کی ہوائیں تو یہ ہوائیں کسی انسان کے بس میں تو نہیں کہ وہ چلائے یہ تقدیر الٰہی ہے جو ہوا چلا رہی ہے۔ اس ہوا کے رخ پر چلنے کے لئے آپ سے کہہ رہا ہوں۔ ہوا کے مخالف چلنے کے لئے تو نہیں کہہ رہا (-----)

پس خدا کی چلائی ہوئی ہوائیں ہیں ان کو روک کوئی نہیں سکتا۔ زور لگا کر دیکھ لیا اور لگا کر دیکھ لیں۔ ان کی ہر کوشش ناکام اور نامراد ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ہوائیں چل رہی ہیں یہ جھکڑ بن رہی ہیں۔ یہ بڑے بڑے تو اناؤں کو اکھیڑ پھینکیں گی۔ ان کے قدم اکھیڑ دیں گی۔ یہ تو ایسی ہوائیں ہیں جو اگر شہروں کے خلاف چلیں تو شہروں کو ملیامیٹ کر دیتی ہیں۔ کسی کا اختیار کیا ہے۔ کسی کی طاقت کیا ہے۔ آپ کو ان ہواؤں کے رخ پر چلنے کے لئے میں بلا رہا ہوں۔ ان کے ساتھ ساتھ چلیں اور ان سے مزید طاقت پائیں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ انقلاب جس کو آپ پہلے دور دیکھا کرتے تھے وہ کس تیزی سے آپ کی طرف بڑھتا ہے۔

پس وہ سب مجالس جو آج کسی نہ کسی رنگ میں اجتماع میں شامل ہو رہی ہیں ان کو میرا یہی پیغام (-----) ہے کہ وہ نیک کاموں کی طرف لوگوں کو بلائیں اور جب نیک کاموں کی طرف بلائیں تو خود نیک کام کریں۔ بدیوں سے دنیا کو روکیں اور جب بدیوں سے دنیا کو روکیں تو خود بدیوں سے رکنے کی کوشش کریں۔ اور کوشش کریں کہ رفتہ رفتہ سب بدیاں اپنی ذات سے نوچ کر باہر پھینک دیں۔ پھر وہ اس لائق ہو جائیں گے کہ ایمان کی تعلیم دیں۔

جو انسان نیکی پر قائم ہو جائے اور بدیوں سے پاک ہو رہا ہو سچا ایمان تو اسی کو نصیب ہوتا ہے اور وہی ہے جو ایمان کی طرف بلانے کی اہلیت اختیار کر جاتا ہے۔

دیکھیں (کلام الٰہی) کی آیات میں کس طرح تطابق ہے۔ کتنے گہرے رشتے ہیں فرماتا ہے (-----) یہی مضمون ہے جو یہاں بیان ہو رہا ہے۔ خدا کی طرف بلانے والے سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ حسین بلاوا اور کس کی طرف ہو سکتا ہے مگر وہی بلاوا حسین ہو گا جہاں بلانے والے کا عمل اس کی تائید کرتا ہو۔ عمل بھی اچھا ہو۔ یہاں بلاوے کو بعد میں رکھا ہے عمل کو پہلے رکھا ہے۔ فرمایا امر بالمعروف کرو۔ اچھے کام کرو بدیوں سے روکو۔ خود بدیوں سے رک جاؤ۔ پھر ایمان لاؤ اور پھر دنیا کو یہ پیغام دو کہ کاش تم ایمان لے آتے تو تمہارے لئے بہتر ہوتا۔ آؤ اور ایمان والوں میں شامل ہو جاؤ۔ پس اس کام کو فضیلت دیں۔ اولیت دیں تین مہینوں میں سے جو عرصہ باقی ہے اس میں نو مبایعین کو اپنے سینوں سے لگائیں، ان کو پیار دیں، ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنے ایمان کی گرمی سے زندہ کریں اور طاقت بخشیں اور پھر ان کو آمادہ کریں کہ وہ دنیا میں نکل جائیں۔ ان کو بتائیں کہ (کلام الٰہی) ہمیں بتاتا ہے کہ سچی زندگی پانے والوں کو موت سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ جو روحانی طور پر زندگی پا جاتے ہیں وہ چاہے شمال میں جائیں یا جنوب میں جائیں، مشرق میں جائیں یا مغرب میں جائیں وہ غالب بن کر جاتے ہیں، غالب بن کر رہتے ہیں۔ وہ

موت سے ڈرتے نہیں ہیں بلکہ مردوں کو زندہ کرنے والے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کو بار بار اپنی طرف واپس بلاؤ اور ان کو پھر پیار دو۔ تاکہ ان کے اندر مزید تقویت ہو اور تمہارا ایمان بھی مزید طاقت پائے۔ یہ سلسلہ جاری کرو تو دیکھو دیکھتے دیکھتے کس طرح خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا کا جو قبرستان ہے یہ زندگی کی آماجگاہ بن جائے گا۔ آپ قبرستان میں کب تک اکیلے جئیں گے۔ وہ کام کرکے دکھائیں جو خدا کے انبیاء کرتے ہیں۔ صدیوں کے مردے قبریں پھاڑ کر باہر نکلتے ہیں اور الٰہی رنگ اختیار کر جاتے ہیں۔ پس خدا کرے کہ ہمیں اس کی توفیق ہو۔ تمام دنیا میں خصوصیت سے اجتماع والوں کو اور بالعموم ساری جماعت کو یہی میری نصیحت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

تقاریب شادی

○ عزیزہ مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم بشیر الدین کمال صاحب سرگودھا کی شادی مورخہ ۲۵۔ دسمبر ۱۹۹۳ء کو سرگودھا میں ہمراہ مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم سلیم احمد صدیقی صاحب ریلوے ضلع سیالکوٹ انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ میں دعا محترم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر جماعت ضلع سرگودھا نے کرائی۔

عزیز مکرم نصیر الدین صاحب ابن مکرم بشیر الدین صاحب کمال سرگودھا کی شادی ۲۶۔ دسمبر ۱۹۹۳ء کو ریلوے ضلع سیالکوٹ میں ہمراہ عزیزہ مکرمہ راحت سلیم صاحبہ بنت مکرم سلیم احمد صاحب صدیقی انجام پائی۔ اسی روز عزیز مکرم ناصر احمد صاحب کی تقریب ولیمہ بھی منعقد ہوئی۔

مورخہ ۲۷۔ دسمبر ۱۹۹۳ء کو سرگودھا میں مکرم بشیر الدین کمال صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب جماعت سرگودھا نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

احباب جماعت سے ہر دو رشتوں کی کامیابی اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم راشد جاوید صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۱۔ نومبر ۱۹۹۳ء کو پہلی بچی عطا کی۔ بچی وقف نو میں شامل ہے حضور ایدہ اللہ نے بچی کا نام "بارعہ نایاب" رکھا ہے۔

○ مکرم سید مبشر احمد شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۳۰۔ نومبر ۹۲ء کو اپنے فضل سے بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "سید عدنان احمد شاہ" عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم سید احمد شاہ صاحب سابق مربی مغربی افریقہ کا پوتا اور حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کا پڑپوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد اکرم خان صاحب ایم اے منیجر پاکستان سٹیٹ آئل گوجرانوالہ ۱۸۔ ۱۲۔ ۹۳ کو پنڈی سے گوجرانوالہ آتے ہوئے ہارٹ اٹیک کی وجہ سے دینہ ہسپتال میں وفات پا گئے۔ آپ ایک فدائی احمدی تھے۔ اکثر گوجرانوالہ کی جماعت کی بیت الحمد کی ضروریات کو پورا کرنے میں پیش پیش رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

قدرت سے فضل اور رحم کے ساتھ
منو النّاصر

الرحیم جیولرز
پہلی منزل جاپانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643259

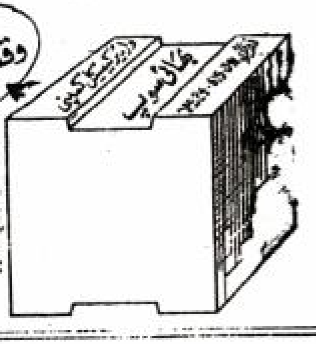

ایک وقت میں تین کام
دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR
WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ
بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اصلی دھلائی کے لئے مشہور زمانہ واریئر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں؛
واریئر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد
فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۷۶۴ - ۷۷۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۵۲۴

ہر گھر میں ڈش انٹینا پہنچانے کا عزم
۱۲ فٹ سوی ڈش بہترین سٹینڈ کیساتھ ۶۰۰۰ روپے
۱۲ مکمل ڈش انٹینا و سیٹ کیساتھ ۱۳۰۰۰ روپے
۱۲ مکمل ڈش انٹینا لوکل ریسیور کیساتھ ۱۰۰۰۰ روپے
۱۰ مکمل ڈش انٹینا و سیٹ کیساتھ ۱۱۰۰۰ روپے
۱۰ مکمل ڈش انٹینا لوکل ریسیور کیساتھ ۸۰۰۰ روپے
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوال
فون: ۳۰۸۰۶
فیصل آباد

خبریں

ربوہ ۲: جنوری۔ سردی معمول کے مطابق جاری ہے ربوہ کا درجہ حرارت کم از کم ۵۰ درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ ۱۷ درجے سنٹی گریڈ

○ بھارتی خارجہ سیکرٹری نے کشمیر کو متنازعہ علاقہ تسلیم کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کو غیر متنازعہ سمجھنے والا حقیقت پسندی کا مظاہرہ نہیں کر رہا۔ سیکرٹری خارجہ مسٹر ڈکشٹ نے اسلام آباد پہنچنے کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ باتیں کہیں۔

○ کابل میں صدر برہان الدین ربانی' وزیر اعظم حکمت یار اور جنرل دوستم کی فوجوں میں شدید جنگ چھڑ گئی۔ سارا دن توپوں کی گھن گرج سنائی دیتی رہی۔ آسمان پر سارا دن دھوئیں کے بادل چھائے رہے۔ سڑکوں پر ٹینکوں اور بکتربند گاڑیوں کا گشت جاری رہا۔ جنگ کی ابتدا صدر ربانی اور جنرل دوستم کی فوجوں کے درمیان جھڑپوں سے ہوئی بیچ میں وزیر اعظم حکمت یار کی فوجیں بھی جنگ میں کود پڑیں جس نے سارے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

○ اہم معاملات پر بات چیت کرنے کے لئے امریکی جنرل ہوور ۳۔ جنوری کو اسلام آباد پہنچیں گے۔ وہ پاکستان میں قیام کے دوران صدر' وزیر اعظم' وزیر دفاع اور آرمی چیف سے بھی ملیں گے۔ وہ پاکستان اور امریکہ کے کمانڈوز کی مشقیں دیکھیں گے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں تازہ جھڑپوں میں ۱۳۔ بھارتی فوجی ہلاک اور دو شہری شہید ہو گئے۔

○ لاہور میں جماعت اسلامی نے پاک بھارت خارجہ سیکرٹریوں کے مذاکرات پر احتجاجی طور پر مظاہرہ کیا۔ پولیس کے گھڑ سوار مظاہرین پر ٹوٹ پڑے کئی مظاہرین لہولہان ہو گئے۔ پولیس جوتوں سمیت مسجد شہداء میں داخل ہو گئی۔ مظاہرین کو ڈنڈوں' تھپڑوں اور گھونسوں کا نشانہ بنایا گیا۔ کئی افراد شدید زخمی ہوئے۔ جماعت اسلامی کے سابق ایم پی اے فرید پراچہ سمیت درجنوں افراد گرفتار کر لئے گئے۔ آزاد کشمیر میں بھی پاک بھارت مذاکرات کے خلاف مکمل ہڑتال ہوئی۔ مظفر آباد' میرپور' راولاکوٹ' باغ اور کوٹلی میں مظاہرے ہوئے اور اقوام متحدہ کے دفتر میں یادداشت پیش کی گئی۔ سردی اور بارش کے باوجود مظاہرے ہوئے۔

○ کشمیری لیڈر امان اللہ خان نے پاک بھارت خارجہ سیکرٹریوں کی ملاقات کو دو کلرکوں کی ملاقات قرار دیا ہے۔

○ بھارتی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ کشمیر ہمارا ہے الگ نہیں ہو سکتا پاکستان چاہے تو اپنے کشمیر میں رائے شماری کرائے۔ بھارتی وزیر خارجہ نے کہا کہ امید ہے کہ خارجہ سیکرٹریوں کی سطح کے مذاکرات دونوں ملکوں میں سربراہی ملاقات کی راہ ہموار کریں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے والدہ سے مفاہمت کے لئے سرکردہ افراد کو لاڑکانہ جانے سے منع کر دیا ہے۔ بیگم نصرت بھٹو نے سردار آصف احمد علی' اقبال حیدر' حامد ناصر چٹھہ اور یوسف رضا گیلانی کو بھٹو دشمن قرار دیا تھا۔

○ گڑھی خدا بخش میں ۷ پولیس چوکیاں قائم کر دی گئی ہیں۔ نصرت بھٹو اور مرتضیٰ کے حامی گرفتاریوں کے خوف سے سرگرم نظر نہیں آرہے۔ لاڑکانہ اور سکھر کے تمام ہوٹل پیپلز پارٹی نے بک کرا لئے ہیں۔ وزیر اعظم ایک ہفتے تک اپنے آبائی حلقے کا دورہ کریں گی۔

○ سابق وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف سراجیوو پر شدید گولہ باری کی وجہ سے بوسنیا کے دارالحکومت سے نکل نہیں سکے۔ ان کو محفوظ مقام پر پہنچا دیا گیا ہے۔

○ سال نو کے آغاز پر لاہور کی مال روڈ پر واقع پنجاب کلب پر جماعت اسلامی کی ذیلی تنظیم اسلامی جمعیت طلبہ نے زبردست حملہ کیا اور بڑی تعداد میں کھڑی گاڑیوں کی توڑ پھوڑ کی۔ پولیس نے ۶۷۔ طلبہ کو گرفتار کر لیا۔

○ حکومت نے اپنے وزیروں کو ایٹمی مسئلے پر بیانات دینے سے روک دیا ہے۔

○ مری میں موسم سرما کی پہلی برف باری ہوئی۔ نتھیا گلی' ایبٹ آباد' مظفر آباد اور گھوڑا گلی سمیت کئی علاقوں میں برف پڑی۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ میں اپنی بچی کے ساتھ بلاوجہ محاذ آرائی نہیں چاہتی پارٹی کو متحد رکھنے کے لئے صلح چاہتی ہوں۔ لاہور میں شادی کی ایک تقریب میں محترمہ بے نظیر بھٹو کی بیگم نصرت بھٹو سے ملاقات ہوئی دونوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔

○ بعض ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر اور بیگم نصرت بھٹو کے درمیان مفاہمت ہو گئی ہے۔ اس کے مطابق بیگم نصرت بھٹو کو پارٹی کی چیئرپرسن کا عہدہ واپس مل جائے گا۔

باتصویر۔ احمدی جنتری۔ ۱۹۹۳ء

۶۰ صفحات (مرتبہ از شیخ عبد الماجد) =/۱۰ روپے

ظفر اللہ خاں (میری جنت میں داخل ہو جاؤ) کی ہو بہو تصویر تھے۔ م۔ش

شیخ عبد الماجد ۱۰۰ گل زیب کالونی سمن آباد لاہور۔ احمدیہ دار الذکر لاہور۔ فیصل آباد۔ اسلام آباد۔ احمدیہ ہال صدر کراچی۔ گوجرانوالہ وغیرہ

اقبال اور احمدیت

۵۷۶ صفحات (از شیخ عبد الماجد) =/۱۵۰ روپے

زچگی سے متعلق پیچیدہ مراحل میں (سوائے ڈیلیوری) بفضل تعالیٰ ہومیوپیتھی کی سالہا سال سے آزمودہ

معاون دایہ ادویات

سے استفادہ فرمائیں۔ لٹریچر فری

سٹاکسٹ: شاہ میڈیکوز بیت بلال بھٹی ہومیو دار الشفاء۔ رحمت بازار

پیش کردہ: **نذیر ہومیو سنٹر**

دار العلوم شرقی' ساہیوال روڈ ربوہ

فون نمبر 211597

مکان برائے فروخت

دار العلوم شرقی ربوہ میں نیا سیمنٹڈ رہائشی مکان برائے فروخت ہے۔ جو بعد میں کمرشل بھی ہو سکتا ہے۔ رقبہ گیارہ مرلے (کارنر)

قیمت دو لاکھ پندرہ ہزار روپے

رابطہ۔ ولی محمد ٹھیکیدار

۱۲/۳۰ دار البرکات ربوہ

فون 211642

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج

ڈائی جسٹین DIGESTIN (TABLETS)

مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے۔ مثلاً پیٹ درد' گیس' ہوا' قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہو گی

پیٹ درد کیور ۲/- COLIC CURE — گیس کیور FLATULENCE CURE 2/-

قبض کیور ۲/- CONSTIPATION CURE — بواسیر کیور PILES CURE 2/-

لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں

کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر) کمپنی ربوہ فون: ۷۷۱ ۴۰۶

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے

پاکستانی

دواخانہ حکیم نظام جان

اقصیٰ چوک ربوہ

فون: 212358

۱۹۹۱ء سے ایک ہی نام

پُرامید واحد علاجگاہ

ربوہ میں ہر ماہ کی 5 6 7 تاریخ کو

کراچی میں ہر ماہ کی 12 13 14 15 تاریخ کو

ملتان میں ہر ماہ کی 25 26 27 28 تاریخ کو

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ☎ 218527